AUSTRALIAN JOURNAL OF HUMANITIES AND ISLAMIC STUDIES RESEARCH (AJHISR)
Vol.2, Issue 2, Jul-16 to Dec-16

CONCLUSIVE EVIDENCE ABOUT THE THREE DAYS OF SACRIFICE AND REBUTTAL OF THE FOURTH DAY

قربانی کے تین دن کی واضح تحقیق اور چھوتھے دن کی تردید – URDU

اَلصَّافِيَةُ الْمُوْحِيَةُ لِتَوْضِيْحِ اَيَّامِ الْاُضْحِيَّةِ

Mufti Muhammad Rashid Awan
Sir Syed University of Engineering and Technology, Pakistan

Note from the editor:

This article deals with a particular fiqhi matter. In the matters of Fiqh, there can be a difference of opinion. Regarding this topic as well, a number of scholars have presented their idillah for and against the opinions presented in this article. Journal editors do not claim preference of any one opinion over the other. Based on a narration attributed to Ali R.A., a number of Imams (e.g. Imam Ibn Al Qayyim, Imam Hasan Al-Basri, Imam 'Ata ibn Abi Rabaah, Imam Awzaa'I, Imam al-Shaafa'i and Imam Ibn al-Mundhir) are reported to have favoured 4 days of Qurabani and considered the narrations related to three days to be dealing with the days of mina. We accordingly recommend readers to consider the strengths and weaknesses associated with both the opinions and accept the fact that in the matters of fiqh, difference of opinions is acceptable (as the great Imams accepted difference of opinions among themselves as well as between their teachers and students).

ABSTRACT:

There is a heated debate going on from the past many years on the issue of days of Qurbani. This paper will highlight the views of Fuqah-e-Karam and Ayimma-e-Karaam wa Mujehtadeen on the days of Qurbani with references. The authenticity of three days Qurbani will be discussed with the evidence proving that the slaughter of animals on the fourth day is to provide meat only but sacrifice have nothing to do with it. Hazrat Abu Hurairah and Hazrat Anas Bin Maalik said there are two days only for Qurbani which are known as Youm Al Adha.
According to Imam-e-Azam Abu Hanfia, there are three days only for Qurbani which are Youm Al Adha and two days after this. Similarly, according to Imam Maalik and Imam Ahmad Bin Hanbal, there are only three days for Qurbani which are Youm Al Adha and the two days after this. According to Imam Shafi, there are four days only for Qurbani which are Youm Al Adha and three days after this. In this paper the collections of different opinions are presented with arguments based on Quran and Sunnah to prove the authenticity of three days of Qurbani.
Key words: Qurabani, sacrifice, Eid al adha, mohaditheen

قربانی کی تعریف:

قربانی کو عربی میں (اُضْحِيَّة) اور انگریزی میں (Sacrifice) کہتے ہیں۔

علامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم الخازن بغدادی (متوفی: ۷٤۱ ھ) قربانی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

اِرَاقَةُ الدَّمِ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (مخصوص جانور کا) خون بہانا (۱)

قربانی کا شرعی معنٰی و مفہوم:

علامہ سید محمد امین ابن العابدین الشامی (متوفی ۱۲۵۲ ھ) لکھتے ہیں :

ذَبْحُ حَيَوَانٍ مَخْصُوصٍ بِنِيَّةِ الْقُرْبَةِ فِي وَقْتٍ مَخْصُوصٍ

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ذبح کرنا قربانی ہے (۲)

اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔

قربانی کرنے کا مقصد:

قربانی میں اصل قرب ہے، چاہے وہ قربانی بدنی، جانی، مالی، وَقتی، یا پوری حیاتی راہِ خدا میں وقف کرنے کی ہو، اصل مقصود قربِ ذاتِ باریٔ تعالیٰ ہے۔ جیسا کہ ربّ تعالیٰ عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا (۳)

اسی طرح جو جانور قربان کیا جارہا ہے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کا قرب ہونا چاہیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

اللہ کو ہر گز نہ قربانی کے گوشت پہنچتے ہیں نہ قربانی کا خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک پہنچتی ہوتی ہے (٤)

مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳٦۷ ھ) لکھتے ہیں :

یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروطِ تقوٰی کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں ۔(۵)

موضوع کے انتخاب کا مقصد :

☆اس موضوع پر قلم اٹھانے کا مقصد قرآن و حدیث کے صحیح مفہوم کو علماء و عوام الناس تک پہنچانا ہے۔

☆کیونکہ کئی سالوں سے کچھ لوگ تین دن قربانی کے بجائے چار دن قربانی کا تصوّر پیش کر رہے ہیں۔

☆اور باقاعدہ چوتھے دن قربان کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام و انصرام کیا جارہا ہے۔

☆ایسی حالت میں اہلِ قلم کے ذریعے ضروری ہے کہ صراطِ مستقیم کی ہدایت دیں۔

☆ بڑھتی ہوئی گمراہیت کی روک تھام کے لیے قلم تلوار سے بہتر کام کرتا ہے۔

☆ جہاد بالقلم در حقیقت جہاد بالسیف پر حاوی ہے، کیونکہ سیف کا زخم یکبارگی مؤثر ہوتا ہے اور قلم کا گھاؤ نسلوں تک تاثیر رکھتا ہے۔

فقہاء کرام و ائمہ و مجتہدین رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک قربانی کے ایّام پر ایک نظر :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی تین دن ہیں یوم الاضحی اور اس کے بعد کے دو دن۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی تین دن ہیں یوم الاضحی اور اس کے بعد کے دو دن۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی تین دن ہیں یوم الاضحی اور اس کے بعد کے دو دن۔

امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃاللہ علیہ کے نزدیک قربانی تین دن ہیں یوم الاضحی اور اس کے بعد کے دو دن۔

امام شافعی علیہ رحمۃ کے نزدیک قربانی چار دن ہے، یوم الاضحی اور اس کے بعد کے تین دن۔

احناف کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

فِی اَیَّامٍ مَّعلُومٰت

یہ جمع کا صیغہ ہے لیکن اس میں تین دن متعین اور متفق علیہ ہیں اور چوتھا دن مشکوک اور مختلف فیہ ہے۔ تو عبادت اس دن کرنی چاہئے جس دن اس کا قبول ہونا یقینی ہو۔ اور ویسے بھی روایات کے تتبع اور تحقیق کے بعد جو حقیقت سامنے آتی ہے، وہی جمہور فقہاء کا مؤقف اور اسی کو تائید حاصل ہے۔ اور عقل و نقل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ چوتھے دن جانور ذبح کرنا محض خون بہانا اور گوشت فراہم کرنا ہے۔ قربانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم، احادیثِ صحیحہ اور آثارِ صحابہ سے جو کچھ صحت واعتماد کے ساتھ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ قربانی صرف تین دن تک جائز ہے۔

رہی بات چار دن قربانی کی روایات کے بارے میں تو وہ روایات موضوع ہیں یا مطعون ہیں۔ جن کا تفصیلی بیان مذکور ہوگا۔

قربانی کے ایّام میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ :

امام محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃاللہ علیہ (متوفی ٦٧٦ ھ) لکھتے ہیں :

قربانی کے آخر وقت کے بارے میں امام شافعی کا قول یہ ہے کہ یوم نحر اور اس کے بعد تین دن تک قربانی جائز ہے، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم، ان کے علاوہ عطاء، حسن بصری، عمر بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسی الاسدی، مکحول، داؤد ظاہری (امامِ ظاہریہ) وغیرہم کا بھی یہی مسلک ہے۔

امام اعظم، امام مالک، اور امام احمد علیہم الرحمۃ نے کہا ہے کہ قربانی کرنا یوم نحر اور اس کے بعد دو دن تک خاص ہے۔

حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ شہر والوں کو بالخصوص یوم نحر کو قربانی کرنی چاہئے اور دیہات والوں کو ایام نحر اور ایام تشریق میں ذبح کرنا چاہئے۔ امام محمد بن سیرین نے کہا کہ یوم نحر کے علاوہ کسی دن بھی کسی کے لئے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ قاضی عیاض رحمۃاللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ پورے ذوالحجہ میں قربانی کرنا جائز ہے۔(٦)

قربانی کے ایّام میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ :

علامہ عبداللہ بن احمد بن محمد ابن قدامۃ المقدسی (متوفی ٦٢٠ ھ) لکھتے ہیں :

قربانی کا آخری وقت ایام تشریق کا دوسرا دن ہے اور ایام نحر تین دن ہیں، عید اور اس کے بعد دو دن، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ بکثرت صحابہ سے یہ منقول ہے کہ قربانی تین دن ہے، امام مالک، امام ابو حنیفہ، اور امام ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت آخر ایام تشریق کی بھی ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے۔

کیونکہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

اَیَّامُ مِنًی کُلُّہَا مَنْحَرٌ

یعنی ایام منیٰ قربانی کے دن ہیں

نیز ان تمام دنوں میں تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور روزہ نہیں رکھا جاتا۔ پس یہ تمام ایام قربانی کا محل ہیں۔ ابن سیرین علیہ رحمۃ نے کہا قربانی کرنا صرف یوم نحر جائز ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ کا یہ فرمان ہے:

نَهَى عَنْ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے

تو جس دن گوشت کو ذخیرہ کرنا جائز نہیں اس دن قربانی کرنا بھی جائز نہیں ہوگا، نیز چوتھے دن رمی کرنا بھی واجب نہیں ہے، لہٰذا اس دن قربانی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔انہوں نے جو حدیث روایت کی ہے:

مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ

اس میں ایام کا ذکر ہی نہیں ہے اور تکبیر قربانی سے عام ہے اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی قربانی سے عام ہے کیونکہ ایام تشریق کا پہلا دن جو یوم عرفہ ہے وہ بھی تکبیرات اور روزے رکھنے کا دن ہے حالانکہ اس دن قربانی جائز نہیں ہے۔(۷)

قربانی کے ایّام میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ :

علامہ ابو عبداللہ محمد بن خلفہ وشتانی ابی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۲۸ ھ) لکھتے ہیں :

قربانی کے آخر وقت میں اختلاف ہے، امام مالک نے کہا کہ تیسرا دن قربانی کا آخری دن ہے۔امام مالک کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ

ایام جمع کا صیغہ ہے اور جمع کے افراد کم از کم تین ہوتے ہیں، لہٰذا یہ تین افراد مراد ہوں گے، کیونکہ یہ محقق ہیں اور زیادتی میں دلیل کی احتیاج ہے، لہذا بغیر دلیل کے تین سے زیادہ افراد مراد نہیں لئے جا سکتے۔(۸)

قربانی کے ایّام میں فقہاء احناف کا نظریہ:

شمس الائمہ سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٤٨٣ ھ) لکھتے ہیں:

قربانی کا ادا کرنا صرف ایام نحر میں جائز ہے اور ہمارے نزدیک ایام نحر صرف تین دن ہیں کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

ایام نحر تین دن ہیں۔ان میں پہلا دن افضل ہے، اور جب تیسرے دن سورج غروب ہو جائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں ہے۔

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چوتھے دن بھی قربانی جائز ہے، اور یہ ضعیف ہے، کیونکہ یہ قربانی ایام نحر کے ساتھ خاص ہے نہ کہ ایام تشریق کے ساتھ، کیا تم نہیں دیکھتے کہ پہلے دن یعنی دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے اور وہ یوم نحر ہے۔(۹)

جماعۃ العلماء و نظام الدین بلخی (متوفی ۱۱٦۱ ھ) سے منقول ہے :

وَقْتُ الْأُضْحِيَّةِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ الْعَاشِرُ وَالْحَادِيَ عَشَرَ وَالثَّانِيَ عَشَرَ ، أَوَّلُهَا أَفْضَلُهَا وَآخِرُهَا أَدْوَنُهَا ، وَيَجُوزُ فِي نَهَارِهَا وَلَيْلِهَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ مِنْ الْيَوْمِ الثَّانِي عَشَرَ

قربانی کا وقت تین روز دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ تک ہے۔پہلا دن (دس ذی الحجہ) افضل ہے، اور آخری دن (بارہ ذی الحجہ) سب سے کم مرتبہ والا ہے۔اور دسویں تاریخ طلوعِ فجر سے لے کر بارہویں تاریخ غروبِ آفتاب تک ان ایّام کے دن و رات میں قربانی جائز ہے۔(۱۰)

الامام علاء الدین أبی بکر بن مسعود الکاسانی الحنفی (متوفی ۵۸۷ ھ) لکھتے ہیں :

وَأَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ يَوْمُ الْأَضْحَى وهو الْيَوْمُ الْعَاشِرُ من ذِي الْحِجَّةِ وَالْحَادِيَ عَشَرَ وَالثَّانِيَ عَشَرَ وَذَلِكَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ من الْيَوْمِ الْأَوَّلِ إلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ من الثَّانِي عَشَرَ

ایام نحر تین ہیں، دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ قربانی کے دن ہیں، دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔(۱۱)

ان ایام کے گذرنے کے بعد بھی قربانی کرنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ

علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن ہمام (متوفی ۸٦۱ ھ) لکھتے ہیں :

وَلَوْ ذَہَبَ الْوَقْتُ تَسْقُطُ الْأُضْحِیَّۃُ

یعنی اگر وقت گزر گیا تو قربانی (جانور ذبح کرنا) ساقط ہو جائے گی (۱۲)

جمہور فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ قربانی صرف تین دن تک ہے۔ چوتھے دن کی اصل شریعت میں موجود نہیں۔ چوتھے دن قربانی سنّت تو در کنار جائز تک نہیں بلکہ شریعت کے اصول کے مطابق بدعت سیئہ کہلائے گی۔

چوتھے دن قربانی کا ناجائز ہونا لغوی اعتبار سے ثابت:

اگر دس ۱۰ ذوالحجہ سے تیرہ ۱۳ ذوالحجہ تک چار دن قربانی جائز ہوتی تو ایّام تشریق بھی چار ہوتے حالانکہ وہ صرف تین دن ہیں۔

ابو القاسم علی بن جعفر السعدی ابن قطاع (متوفی ۵۱۵ ھ) لکھتے ہیں :

شَرِقَ اللَّحْمُ

گوشت کو دھوپ میں خشک کرنا (۱۳)

ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری الافریقی (متوفی: ۷۱۱ ھ) لکھتے ہیں :

وأيام التشريق ثلاثة أيام بعد يوم النحر لأن لحم الأضاحي يُشَرَّق فيها

یعنی ایام تشریق عید الاضحی کے بعد تین دن ہیں اس لئے کہ قربانی کا گوشت ان دنوں میں خشک کیا جاتا ہے۔ (۱٤)

عربی اردو لغت کی مشہور کتاب "المنجد" میں ہے:

شَرَّقَ اللَّحْمَ

گوشت کے پارچے بنا کر دھوپ میں خشک کرنا (۱۵)

چونکہ عرب والے ۱۰ ذوالحجہ کا گوشت ۱۱ کو اور ۱۱ کا گوشت ۱۲ ذوالحجہ کو اور ۱۲ کا گوشت ۱۳ ذوالحجہ کو دھوپ میں خشک کرتے تھے اس لئے ۱۱ تا ۱۳ ذوالحجہ تک تین دن ایّام تشریق ہوئے۔

اگر ۱۳ ذوالحجہ کو قربانی کا دن ہوتا تو اہل عرب ۱٤ ذوالحجہ کو بھی گوشت خشک کرتے مگر ایسا کہیں منقول نہیں معلوم ہوا کہ قربانی صرف تین دن تک ہی ہے۔ لغوی اعتبار سے اہلِ عرب کا فعل بھی اس پر دلالت کرتا ہے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کا تعلق ایّام تشریق کے ساتھ نہیں بلکہ ایّام نحر کے ساتھ ہے۔ اگر قربانی کا تعلق ایّام تشریق کے ساتھ ہوتا تو پھر قربانی یوم عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کو بھی جائز ہوتی۔ اور قربانی کا پہلا دن یوم عرفہ ہی سے Count ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن قربانی جائز نہیں۔ اس بات کی صراحت بھی موجود ہے۔ جیسا کہ

علامہ عبداللہ بن احمد بن محمد ابن قدامۃ المقدسی (متوفی ٦۲۰ ھ) لکھتے ہیں :

يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمُ التَّكْبِيْرِ وَلَا يَجُوْزُ الذَّبْحَ فِيْهِ

یعنی عرفہ کا دن تکبیر کا دن ہے اور اس دن ذبح کرنا جائز نہیں (۱٦)

قرآن کریم کی رو سے قربانی صرف تین دن تک ہے:

فرمانِ باریٔ تعالیٰ ہے:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے(۱۷)

ایّام معلومات سے مراد ایّام نحر ہیں :

شیخ اِسماعیل حقی بن مصطفی الحنفی (متوفی ۱۱۳۷ ھ) لکھتے ہیں :

(فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰت) ہِیَ اَيَّامُ النَّحْر

(جانے ہوئے دنوں) سے مراد ایّام نحر یعنی ذبح کے دن ہیں(۱۸)

ایّام نحر تین دن ہیں:

امام ابو عبداللہ محمد بن أحمد الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں :

وَلَا خِلَافَ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ النَّحْرُ ، وَكَانَ النَّحْرُ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَهُوَ يَوْمُ الْأَضْحَى وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الرَّابِعِ نَحْرٌ بِإِجْمَاعِ مِن عُلَمَائِنَا، فَكَانَ الرَّابِعُ غَيْرَ مُرَادٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (مَعْلُومَاتٍ) ؛ لِأَنَّهُ لَا يُنْحَرُ فِيهِ ، وَكَانَ مِمَّا يُرْمَى فِيهِ ؛ فَصَارَ مَعْدُودًا لِأَجْلِ الرَّمْيِ ، غَيْرَ مَعْلُومٍ لِعَدَمِ النَّحْرِ فِيهِ

مفہومِ عبارت یہ ہے کہ :اس بات میں اختلاف نہیں کہ اس سے مراد ایّام نحر ہیں،اور ایّام نحر پہلے دن ہوتا ہے جو کہ یوم اضحی ہے اور دوسرا اور تیسرا دن ہیں۔اور اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ چوتھا دن یوم نحر نہیں ہے۔اور اللہ تعالی کے اس قول "معلومات" سے چوتھا دن مراد نہیں ہے،اس لئے کہ اس میں ذبح نہیں کیا جاتا،بلکہ چوتھے دن رمی کی جاتی ہے،تو رمی کی وجہ سے وہ معدودات ہو گیا،کیونکہ چوتھے دن میں ذبح نہ ہونے کی وجہ سے تو غیر معلومات ہے۔(۱۹)

امام ابو عبداللہ محمد بن أحمد الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ ھ) دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

واختلفوا كم أيام النحر ؟ فقال مالك: ثلاثة، يوم النحر ويومان بعده. وبه قال أبو حنيفة والثوری وأحمد بن حنبل، وروی ذلك عن أبي هريرة وأنس بن مالك من غير اختلاف عنهما

یعنی علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ایّام نحر کتنے ہیں؟ تو امام مالک نے فرمایا: تین ہیں ایک یوم نحر (قربانی کا پہلا دن) اور اس کے بعد کے دو دن۔اور اسی طرح امام اعظم ابو حنیفہ،امام ثوری،امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔اور حضرت ابو ہریرہ اور انس بن مالک سے بھی اسی طرح بغیر اختلاف کے مروی ہے۔(۲۰)

قربانی کے صرف تین دن ہیں:

ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۰ ھ) لکھتے ہیں :

(وَيَذْكُرُواْ اسم الله) عند النحر (فِي أَيَّامٍ معلومات) أى مخصوصات وهى أيام النحر كما ذهب إليه جماعة منهم أبو يوسف . ومُحَمَّد عليهما الرحمة . وعدتها ثلاثة أيام يوم العيد ويومان بعده عندنا ، وعند الثورى . وسعيد بن جبير . وسعيد بن المسيب لما روى عن عمر . وعلى . وابن عمر وابن عباس . وأنس . وأبى هريرة رضى الله تعالى عنه أنهم قالوا : أيام النحر ثلاثة أفضلها أولها

(اور اللہ کا نام لیں) ذبح کے وقت (جانے ہوئے دنوں میں) یعنی خاص دنوں میں اور وہ قربانی کے دن ہیں۔جیسا کہ ایک جماعت کا یہی مؤقف ہے جس میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔اور ایّام نحر کی مدّت ہمارے نزدیک اور امام ثوری،سعید بن جبیر،سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی تین دن ہے، عید قربان کا پہلا دن اور اس کے بعد کے دو دن،جیسا کہ حضرت عمر،حضرت علی،حضرت ابن عمر،حضرت ابن عباس،حضرت انس،اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:قربانی کرنے کے تین اور اس میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔(۲۱)

ایّام معلومات اور ایّام معدودات کی وضاحت:

امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : الأيام المعلومات والمعدودات بن جميعهن أربعة أيام : فالمعلومات يوم النحر ويومان بعده ، والمعدودات ثلاثة أيام بعد يوم النحر

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (معلومات) جانے ہوئے دن اور (معدودات) گنتی کے دن یہ کل چار دن ہیں۔ (ایّام معلومات) پس جانے ہوئے دن: تو ذبح کا پہلا دن اور اس کے بعد کے دو دن ہیں۔ (ایّام معدودات) اور گنتی کے دن: سے مراد یوم النحر کے بعد والے تین دن ہیں۔ (۲۲)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ایسی وضاحت فرمادی کا عقدہ حل کرکے رکھ دیا۔ کیونکہ اللہ تعالی نے مذکورہ آیت مبارکہ میں ایّام معلومات میں ذبح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے جو اس بات پر صریح دلالت کرتا ہے کہ قربانی کے صرف تین دن ہی ہیں، اور چوتھا دن تو ایّام معدودات میں شامل ہے اس میں رمی ہے قربانی نہیں۔

تین دن سے زیادتی پر کوئی دلیل نہیں :

امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۷۰ ھ) لکھتے ہیں :

لما ثبت أن النحر فيما يقع عليه اسم الأيام وكان أقل ما يتناوله اسم الأيام ثلاثة وجب أن يثبت الثلاثة وما زاد لم تقم عليه الدلالة فلم يثبت

یعنی جبکہ یہ امر ثابت ہے کہ ایّام معلومات سے مراد ایّام ذبح ہیں اور لفظ ایام کی دلالت کم از کم تین دنوں پر ہے تو تین دن تو یقیناً ثابت ہو گئے اور تین دن سے زیادتی پر کوئی دلیل نہیں پس وہ ثابت نہیں۔ (۲۳)

مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ ھ) لکھتے ہیں :

جانے ہوئے دنوں سے ذِی الحِجّہ کا عشرہ مراد ہے جیسا کہ حضرت علی اور ابنِ عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امامِ اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایّامِ نحر مراد ہیں، یہ قول ہے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روزِ عید مراد ہے۔ (۲۴)

احادیث مبارکہ کی رو سے ایّام ثلاثہ پر استدلال:

اہلِ علم حضرات یہ جانتے ہیں کہ ہر علم کے اپنے کچھ اصول، قواعد وضوابط Regulation Rules and اور قوانین (Constitution) ہوتے ہیں۔ اسی طرح اصول حدیث کا بھی یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کو قیاس سے نہ بتایا جاسکے، اور صحابہ کرام اس کی خبر دیں تو وہ حکماً مرفوع (یعنی حدیثِ رسول کے حکم میں) ہے۔ اور ایّام کی مقدار قیاس سے متعین کی نہیں جاسکتی تو جن صحابہ کرام نے ایّام کی مقدار بیان کی ہے وہ حدیثِ رسول کے حکم میں ہے۔

امام محمد بن محمد البابرتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۸۶ ھ) لکھتے ہیں :

وَلَنَا مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَالُوا : أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا وَقَدْ قَالُوهُ سَمَاعًا لِأَنَّ الرَّأْىَ لَا يَهْتَدِى إِلَى الْمَقَادِيرِ وَفِى الْأَخْبَارِ تَعَارُضٌ فَأَخَذْنَا بِالْمُتَيَقَّنِ وَهُوَ الْأَقَلُّ

ہمارے نزدیک وہ روایت ہیں جو حضرت عمر، حضرت علی، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے تین دن ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے۔ ان جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یقیناً رسول اللہؐ سے سن کر ہی مدّت بیان فرمائی ہے۔ اس لئے کہ رائے سے صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور جب خبر واحد میں تعارض ہو جائے تو ہم غالب یقین یعنی کم تر کو قبول کرتے ہیں۔ (۲۵)

علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی (متوفی ۸۴۵ ھ) لکھتے ہیں:

قال الطحاوی فی احکام القران لم یرو عن احد من الصحابہ خلافھم فتعین اتباعھم اذ لا یوجد ذلک الا توفیقا

امام طحاوی احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ کسی صحابی سے ان کے خلاف منقول نہیں ہے لہذا ان کی اتباع متعین ہو گئی کیونکہ ایسی بات صرف توفیقی ہوتی ہے۔ (۲۶)

قربانی کے تین دن سے متعلق ہماری دلیل:

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃاللہ علیہ (متوفی ٢٥٦ ھ) سے منقول ہے :

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا:

مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

جو آدمی قربانی کرے تو اس کے پاس تیسری رات کے بعد قربانی کا گوشت نہ ہو(٢٧)

اس روایات کے علاوہ بخاری و مسلم کی دیگر روایات سے بھی یہی ثابت ہے کہ نبیٔ کریم ؐ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اگر قربانی چار دن جائز ہوتی تو آپ ؐ چار دن تک کی اجازت مرحمت فرماتے۔اگرچہ یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے تاہم ابتداءً تین دن کی تخصیص کرنا اس امر پر کافی دلیل ہے کہ قربانی صرف تین دن تک جائز ہے۔

اسی حدیث سے ابن قدامہ حنبلی نے بھی تین دن قربانی پر استدلال کیا ہے۔جیسا کہ فقہاء حنبلیہ کے نظریہ میں گزرا۔

امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص رحمۃاللہ علیہ (متوفی ٣٧٠ ھ) لکھتے ہیں :

روی عن محمد عن أبي حنيفة أن المعلومات العشر وعن محمد أنها أيام النحر الثلاثة يوم الأضحى ويومان بعده

امام محمد نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہما سے روایت کیا کہ ایّام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہے اور امام محمد سے مروی ہے کہ ایّام نحر تین ہیں ایک یومِ اضحی اور دو دن اس کے بعد کے(٢٨)

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) لکھتے ہیں:

مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

عن وكيع عن ابي ليلى عن المنهال عن سعيد بن جبير عن ابن عباس النحر ثلاثة ايام

وکیع روایت کرتے ہیں ابی لیلیٰ سے وہ منہال سے وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی تین دن ہے۔(٢٩)

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٢٥٦ ھ) سے منقول ہے :

مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الثَّقَفِيِّ : أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ : إِنَّمَا النَّحْرُ فِي هَذِهِ الثَّلاَثَةِ الأَيَّامِ

ماعز بن مالک ثقفی سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضرت عمر سے سنا کہ قربانی ان تین دنوں میں ہے۔(٣٠)

امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ٩١١ ھ) لکھتے ہیں:

عن علي : أنه كان يقول أيام النحر ثلاثة وأفضلهن أولهن

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی تین دن ہے اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔(٣١)

علامہ علاؤ الدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی (المتوفی ٩٧٥ ھ) لکھتے ہیں:

عن علي : أنه كان يقول أيام النحر ثلاثة وأفضلهن أولهن

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی تین دن ہے اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔(٣٢)

امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃاللہ علیہ (متوفی ٨٥٥ ھ) لکھتے ہیں:

أيام النحر ثلاثة وأيام التشريق ثلاثة ويمضي ذلك في أربعة أيام فإن العاشر من ذي الحجة نحر خاص والثالث عشر تشريق خاص وما بينهما اليومان للنحر والتشريق جميعا

قربانی کے دن تین ہیں، اور ایام تشریق بھی تین ہیں۔اس طرح یہ چار دن ہوئے، دس ذوالحجہ کا خاص دن قربانی کا ہے۔اور تیرہ ذوالحجہ کا خاص دن یوم تشریق ہے۔ان

دونوں کے درمیان دودن(۱۱ ، ۱۲ ذوالحجہ) قربانی کے ہیں اور یہ تینوں دن ایام تشریق بھی ہیں۔(۳۳)

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری(متوفی ٤٥٦ ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عمر قال : ماذبحت يوم النحر والثانى ، والثالث فهى الضحايا

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم نے جو جانور یوم النحر یعنی دسویں، گیارہوں اور بارہویں کے دن میں ذبح کیا وہ ہی قربانی ہے(٣٤)

عن على قال : النحر ثلاثة ايام افضلها اولها

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن ہے اور ان میں افضل دن پہلا ہے(٣٥)

عمر يقول : انما النحر فى هذه الثلاثة الايام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک قربانی انہی تین دنوں میں ہے(٣٦)

امام مالک بن انس بن مالک بن عامر الاصبحی المدنی(متوفی ١٧٩ ھ)لکھتے ہیں:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى

عیدالاضحی کے بعد قربانی دودن ہے(٣٧)

امام برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی رحمۃاللہ علیہ(متوفی ٥٩٣ ھ) لکھتے ہیں :

أَيَّامَ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

یعنی قربانی کے دن تین ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے(٣٨)

تمام عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دوراتیں اوران دنوں کوایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کوایام تشریق کہتے ہیں لہذا بیچ کے دودن(۱۱ ذوالحجہ اور ۱۲ ذوالحجہ)ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہےاور پچھلادن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔

علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن ہمام(متوفی ٨٦١ ھ) لکھتے ہیں :

وَلَنَا مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَالُوا : أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا وَقَدْ قَالُوهُ سَمَاعًا لِأَنَّ الرَّأْىَ لَا يَهْتَدِى إِلَى الْمَقَادِيرِ وَفِى الْأَخْبَارِ تَعَارُضٌ فَأَخَذْنَا بِالْمُتَيَقَّنِ وَهُوَ الْأَقَلُّ

ہمارے نزدیک وہ روایت ہیں جو حضرت عمر، حضرت علی،اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے تین دن ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے۔ان جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یقینا رسول اللہؐ سے سن کر ہی مدّت بیان فرمائی ہے۔اس لئے کہ رائے سے صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکتی۔اور جب خبر واحد میں تعارض ہو جائے تو ہم غالب یقین یعنی کم تر کو قبول کرتے ہیں۔(٣٩)

عبد الغنی الغنیمی الدمشقی المیدانی (متوفی : ١٢٧٤ ھ)لکھتے ہیں :

(وَهِىَ جَائِزَةٌ فِى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ : يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ) مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَالُوا : أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا وَقَدْ قَالُوهُ سَمَاعًا لِأَنَّ الرَّأْىَ لَا يَهْتَدِى إِلَى الْمَقَادِيرِ ، وَفِى الْأَخْبَارِ تَعَارُضٌ فَأَخَذْنَا بِالْمُتَيَقَّنِ وَهُوَ الْأَقَلُّ ، وَأَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

قربانی تین دن جائز ہے اور وہ ذبح کا پہلا دن اور دو دن اس کے بعد کے ہیں۔جیسا کہ حضرت عمر، حضرت علی،اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے تین دن ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے۔ان جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یقینا رسول اللہؐ سے سن کر ہی مدّت بیان فرمائی ہے۔اس لئے کہ رائے سے صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکتی۔اور جب خبر واحد میں تعارض ہو جائے تو ہم غالب یقین یعنی کم تر کو قبول کرتے ہیں۔(٤٠)

ظاہریہ کے پیش کردہ حدیثوں اور ان صحابہ کرام کی حدیثوں کے درمیان جب تعارض ہوا تو حنفیوں نے ۱۲ ذوالحجہ تک قربانی کو جائز بتانے والی حدیثوں کو قبول کیا اور اس پر سارے مسلمانوں نے عمل کیا کہ ہمیشہ سے تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے یہاں تک کہ مکّہ معظمہ جو اسلام کا مرکز ہے ۔ وہاں بھی تین دن قربانی ہوتی ہے۔

احناف کا ۱۲ ذوالحجہ تک قربانی کی حکمت:

احناف کا ۱۲ ذوالحجہ تک قربانی کی حکمت یہ ہے کہ جن حدیثوں میں ۱۳ ذوالحجہ تک قربانی کو جائز بتایا گیا ہے ان کے مطابق ۱۲ کو بھی قربانی صحیح ہے ۔لہٰذا ۱۲ تک قربانی کرنے میں کسی قسم کا کوئی اختلاف ، شک و شبہ نہیں ہے۔

اور جن حدیثوں میں صرف ۱۲ ذوالحجہ تک قربانی کے صحیح ہونے کی صراحت آئی ہے وہاں ۱۳ ذوالحجہ میں شبہہ پیدا ہوا ۔ لہٰذا ۱۳ ذی الحجہ کو قربانی کرنے میں فسادِ عبادت کا قوی شک و شبہہ ہے ۔ اور فساد عبادت کے شبہہ کو احتیاطاً ہمیشہ یقین ہی کا درجہ دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ حطیم کو طواف میں احتیاطاً کعبہ شریف کا جزء تسلیم کیا گیا اس لئے کہ خارج ماننے میں فساد طواف کا شبہہ ہے۔

امام ابوداو، د سلیمان بن الأشعث السِّجِسْتانی (متوفی ۲۷۵ ھ) سے منقول ہے :

رسول اللہ ؐ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

فَإِنَّمَا ہُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ

بلاشبہ حطیم بیت اللہ کا حصّہ ہے (٤١)

مگر اسی حطیم کو نماز کے مسئلہ میں تعین قبلہ کی شرط کی بناء پر احتیاطاً کعبہ شریف سے خارج قرار دیا گیا اس لئے کہ اب یہاں اس کو جزء تسلیم کرنے میں فساد نماز کا شبہہ ہے ۔

علامہ سید محمد امین ابن العابدین الشامی (متوفی ۱۲۵۲ ھ) لکھتے ہیں :

إذَا اسْتَقْبَلَهُ الْمُصَلِّي لَمْ تَصِحَّ صَلَاتُهُ لِأَنَّ فَرْضِيَّةَ اسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ ثَبَتَتْ بِالنَّصِّ الْقَطْعِيِّ وَكَوْنُ الْحَطِيمِ مِنْ الْكَعْبَةِ ثَبَتَ بِالْآحَادِ فَصَارَ كَأَنَّهُ مِنْ الْكَعْبَةِ مِنْ وَجْهٍ دُونَ وَجْهٍ فَكَانَ الِاحْتِيَاطُ فِي وُجُوبِ الطَّوَافِ وَرَاءَهُ وَفِي عَدَمِ صِحَّةِ اسْتِقْبَالِهِ

مفہومِ عبارت یہ ہے کہ :جب نمازی نے حطیم کو قبلہ بنایا تو اس کی نماز درست نہ ہوئی کیونکہ استقبال قبلہ فرض ہے جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے۔اور حطیم کا کعبہ کا حصّہ ہونا خبر واحد سے ثابت ہے۔تو حطیم گویا کہ ایک جہت سے احتیاطی طور پر کعبہ کا حصّہ ہو گیا طواف کے درست ہونے کی وجہ سے اور دوسری جہت سے حطیم کو غیر کعبہ تسلیم کیا گیا استقبال قبلہ کے صحیح نہ ہونے کی وجہ سے۔(٤٢)

چوتھے دن قربانی جائز ماننے والوں کے نزدیک بھی قربانی صرف تین دن ہے

ظاہریہ کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی (متوفی ۱۳۰۷ ھ) نے لکھا:

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایّام معدودٰت سے یوم نحر اور اس کے مابعد کے دو دن مراد ہیں ۔ اور ایام معدودٰت سے یوم کے پچھلے کے تین دن مراد ہیں رواہ ابن ابی حاتم اور یہ اسناد صحیح ہے ابن عمر سے۔اور سدی کا یہی قول ہے اور یہی مذہب امام مالک بن انس کا ہے۔اور اس قول کی اور اس سے پہلے قول کی تائید کرتا ہے فرمان باریٔ تعالی:

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعٰمِ

اس پر کہ انھیں روزی دی بے جان چوپائے (٤٣)

مزید لکھتے ہیں :

جو شکرانہ کا ذبح ہو یا نفل کا وہ آپ کھاوے اور بدلہ قصور کا ہو اس میں آپ نہ کھاوے اور کئی دن فرمایا تین دن کو ذوالحجہ کی دسویں تاریخ اور گیارہویں اور بارہویں ان دنو میں بڑا قبولیت کا کام یہی ہے اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔(٤٤)

ترجمان القرآن میں دو احادیث ذکر کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

ترجمان القرآن کی پہلی روایت :

امام مالک بن انس بن مالک بن عامر الاصبحی المدنی (متوفی ١٧٩ ھ) لکھتے ہیں:

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دسویں ذوالحجہ کے بعد قربانی دو دن ہے(٤٥)

ترجمان القرآن کی دوسری روایت :

علامہ علاؤالدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی (المتوفی ٩٧٥ ھ) لکھتے ہیں:

عن علی قال: الأيام المعدودات ثلاثة أيام : يوم النحر ويومان بعده، اذبح فی أيها شئت، وأفضلها أولها

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایّام معدودات تین دن ہیں۔ایک یومِ اضحی اور دو اس کے بعد کے،تو ان تین دنوں میں جب چاہو قربانی کرو۔اور تینوں میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔(٤٦)

ابنِ حزم ظاہری کی کتاب " المحلی"پر ایک نظر:

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) اپنی کتاب میں چند احادیث تحریر کرتے ہیں :ہم پہلے ان روایات کو بالترتیب بیان کریں گے اور ساتھ ہی جن راویوں پر اعتراض کیا گیا ہے اس کی نشاندہی کریں گے ۔ پھر ان تمام کے راویوں پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دیں گے۔

سب سے پہلے وہ دو روایات جن کی سند مختلف ہے،اور ابن حزم ظاہری نے المحلی میں نقل کیا اور اس کے دو راویوں "ابن ابی لیلیٰ،اور منہال بن عمرو" پر اعتراض کیا ہے ۔کہ ان کا حافظہ درست نہ تھا۔(٤٧)

روایت نمبر: ١

عن ابن ابی لیلیٰ عن المنهال عن سعید بن جبیرعن ابن عباس: قال ایام النّحر ثلاثة ایّام ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہے(٤٨)

دوسری روایت المحلی میں بھی ہے اور علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے " عمدۃ القاری " میں بھی نقل فرمائی ہے۔

روایت نمبر: ٢

عن ابی لیلیٰ عن المنهال بن عمر و عن زر عن علی قال النحرثلاثة ایام افضلها اوّلها۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:قربانی تین دن ہے اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔(٤٩)

روایت نمبر: ٣

تیسری وہ روایت جس کو شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) نے نقل کیا اور اس کے راوی اسماعیل بن عیاش کو ضعیف

قرار دیا ۔

عن اسماعیل بن عیاش عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال :الاضحی یوم النحر ویومان بعدہ

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی دسویں ذوالحجہ اور اس کے بعد دو دن تک ہے۔(۵۰)

روایت نمبر : ٤

چوتھی وہ روایت جس کو شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) نے نقل کیا اور اس کے راوی معاویہ بن ابی صالح کو ضعیف قرار دیا ۔

عن یزید بن الحباب عن معاویۃ بن صالح حدثنی ابو مریم سمعت ابا ہریرۃ یقول : الاضحی ثلاثۃ ایام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہے۔(۵۱)

راویوں کے ثقہ (Trustworthy) ہونے پر ایک نظر:

ہم ان شاءاللہ عزوجل ان راویوں کا ثقہ (Trustworthy) ہونا ثابت کریں گے۔ مگر تعجب یہ ہے، یہی ابن ابی لیلیٰ صحاح کے راوی ہیں، اور امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، نے ان کی احادیث کو روایت کیا ہے۔ آیئے! ایک نظر تحقیق وتدقیق کی طرف کرتے ہیں۔

(۱) محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری:

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۸۵۲ ھ) لکھتے ہیں :

قال أبو حاتم عن أحمد بن یونس ذکرہ زائدۃ فقال کان أفقہ أہل الدنیا وقال العجلی کان فقیہا صاحب سنۃ صدوقا جائز الحدیث وکان عالما بالقرآن وکان من أحسب الناس وکان جمیلا نبیلا ۔ وقال یعقوب بن سفیان ثقۃ عدل فی حدیثہ

مفہومِ عبارت یہ ہے کہ ابو حاتم نے کہا کہ احمد بن یونس سے مروی ہے کہ جسے امام زائدہ نے ذکر کیا کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری کی حیثیت یہ ہے کہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور بقول حضرت امام عجلی ابن ابی لیلیٰ فقیہ سنت کے پابند، انتہائی سچ بولنے والے اور جائزالحدیث تھے۔ قرآن کریم کے بہترین عالم تھے اور حسب ونسب کے اعتبار سے لوگوں سے بہتر تھے۔ اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ (Trustworthy) تھے اپنی حدیثوں میں عدل کرنے والے (Rightful) تھے۔(۵۲)

امام ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن المزی (متوفی ٧٤٢ ھ) لکھتے ہیں:

وقال أبو حاتم وعلی بن شہاب القزوینی عن أحمد بن یونس ذکر زائدۃ بن أبی لیلی فقال کان أفقہ أہل الدنیا وفی حدیث علی ذاک أعلم الناس فی أنفسنا

مفہومِ عبارت یہ ہے کہ ابو حاتم اور علی بن شہاب نے کہا کہ احمد بن یونس سے مروی ہے کہ جسے امام زائدہ نے ذکر کیا کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری کی حیثیت یہ ہے کہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور حدیث کے معاملے میں ہم سب لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔(۵۳)

وقال العجلی کان فقیہا صاحب سنۃ صدوقا جائز الحدیث وکان قارأا للقرآن عالما ، وکان حمزۃ یقول إنا تعلمنا جودۃ القراء ۃ عند بن أبی لیلی وکان من أحسب الناس

حضرت امام عجلی نے کہا: ابن ابی لیلیٰ فقیہ سنت کے پابند، انتہائی سچ بولنے والے اور جائزالحدیث تھے۔ قرآن کریم کے بہترین عالم تھے اور حضرت حمزہ نے کہا: ہم نے ابن ابی لیلیٰ کے پاس قرآن کے معیار کو پایا ہے، وہ حسب ونسب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر تھے۔(٥٤)

مذکورہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ محمد بن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ کوئی معمولی آدمی نہ تھے بلکہ بقول امام زائدہ کہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ فقیہ تھے ۔ اور بقول حضرت امام عجلی ابن ابی لیلیٰ فقیہ سنت کے پابند، انتہائی سچ بولنے والے ار جائزالحدیث تھے۔ قرآن کریم کے بہترین عالم تھے، اور حمزہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے قرآن کریم اور حسب کے اعتبار سے لوگوں سے بہتر تھے۔ اور جو شخص قرآن کریم کو جاننے والا، زبردست فقیہ، سنت رسول کا پابند

جائزالحدیث اور لوگوں میں بہترین صفات کا مالک ہو وہ ضعیف کیسے ہو سکتا ہے۔

(۲) منہال بن عمر و اسدی :

ان کے متعلق شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) نے کہا کہ یہ مجروح ہے ۔ جب کہ ان سے امام بخاری ، اور دیگر صحاح ستّہ کے امام روایت نقل کرتے ہیں۔اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ امام بخاری جیسے بھی اپنی صحیح میں مجروح اور ضعیف راویوں کی روایتیں جمع کرتے ہیں۔جب کہ ہم تو بخاری کا اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہتے ہیں۔

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (٨٥٢ ھ) لکھتے ہیں :

قال ابن معين والنسائى ثقة ، وقال العجلى كوفى ثقة ، ووقال الدار قطنى صدوق ، وذكره ابن حبان فى الثقات، وقال أبو الحسن بن القطان فان بذا

ابن معین اور نسائی نے کہا کہ وہ ثقہ (Trustworthy) ہیں۔عجلی کوفی نے انہیں ثقہ (Trustworthy) کہا۔اور دار قطنی نے ان کو صدوق (Reliable) کہا۔ابن حبان نے بھی انہیں ثقات میں ذکر کیا۔ابو الحسن القطان کہتے ہیں: ابن حزم نے جو منہال بن عمرو کو ضعیف ثابت کرنے کی لئے جرح کی وہ۔۔۔

ليس بجرح إلا أن تجاوز إلى حد تحريم ولم يصح ذلك عنه وجرحه بهذا تعسف ظاهر وقد وثقه ابن معين والعجلى وغيرهما

جرح نہیں بلکہ تحریم کی حد سے تجاوز ہے اور یہ درست نہیں اور یہ جرح کھلا ظلم ہے کیونکہ امام عجلی اوامام ابن معین اور ان کے علاوہ ائمہ دین منہال کی توثیق کر چکے ہیں۔(٥٥)

امام ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبد الرحمن المزی (متوفی ٧٤٢ ھ) نے بھی تقریباً ایسا ہی لکھا ہے:

منهال بن عمرو اسدى : وقال اسحاق بن منصور ، عن يحى بن معين ثقة ، وكذلك قال النسائى ـ وقال العجلى كوفى ثقة ـ وقال الدار قطنى ، صدوق ـ وذكره ابن حبان فى كتاب الثقات

اسحاق بن منصور نے کہا کہ یحی بن معین سے مروی ہے کہ منہال بن عمرو اسدی ثقہ ہیں۔اسی طرح امام نسائی نے کہا۔عجلی کوفی نے انہیں ثقہ (Trustworthy) کہا۔اور دار قطنی نے ان کو صدوق (Reliable) کہا۔ابن حبان نے بھی انہیں ثقات میں ذکر کیا۔(٥٦)

(۳) اسماعیل بن عیاش :

ان کو بھی ابن حزم نے ضعیف کہا ہے حالانکہ صاحبین کے علاوہ دیگر چاروں آئمہ صحاح نے ان سے روایات لی ہیں۔

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (٨٥٢ ھ) لکھتے ہیں :

قال محمد بن مهاجر فى قصة كيف أريد أن أكون مثل هذا وهذا فقيه يعنى اسماعيل ، وقال يعقوب بن سفيان تكلم قوم فى اسماعيل واسماعيل ثقة عدل اعلم الناس ، وقال يزيد بن هارون ما رأيت احفظ من اسماعيل بن عياش ـ

محمد بن مہاجر نے ایک روایت میں کہا کہ میں اسماعیل کے مثل ہونے کا گمان کس طرح کر سکتا ہوں کہ اسماعیل تو فقیہ ہے۔یعقوب بن سفیان نے کہا کہ لوگ اسماعیل کے بارے میں باتیں کرتے ہیں، جبکہ اسماعیل ثقہ (Trustworthy) اور سب سے زیادہ عدل کرنے والے (Rightful) ہیں،اور یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے اسماعیل بن عیاش سے بڑھ کر حافظہ والا نہ پایا۔(٥٧)

امام ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبد الرحمن المزی (متوفی ٧٤٢ ھ) لکھتے ہیں:

وقال أحمد بن سعد بن أبى مريم عن على بن المدينى رجلان بها صاحبا حديث بلدهما إسماعيل بن عياش وعبد الله بن لهيعة

احمد بن سعد بن ابی مریم نے کہا کہ علی بن مدینی سے مروی ہے کہ دو آدمی ان کے شہر میں صاحبِ حدیث تھے،ایک اسماعیل بن عیاش اور عبداللہ بن لہیعہ۔

وقال يعقوب بن سفيان كنت أسمع أصحابنا يقولون علم الشام عند إسماعيل بن عياش

اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے اپنے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ شام کا علم اسماعیل بن عیاش کے پاس ہے۔

قال يعقوب وتكلم قوم فى إسماعيل وإسماعيل ثقة عدل

یعقوب نے کہا کہ لوگ اسماعیل کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جبکہ اسماعیل تو ثقہ اور عادل ہیں۔

وقال الهيثم بن خارجة سمعت يزيد بن بارون يقول ما رأيت أحفظ من إسماعيل بن عياش

ہیثم بن خارجہ نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اسماعیل بن عیاش جیسا حافظ والا نہ دیکھا۔(٥٨)

امام ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن المزی (متوفی ٧٤٢ ھ) مزید لکھتے ہیں:

وقال سليمان بن أحمد الواسطى سمعت يزيد بن بارون يقول ما رأيت شاميا ولا عراقيا أحفظ من إسماعيل بن عياش ۔

اور سلیمان بن احمد الواسطی نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے شام و عراق میں اسماعیل بن عیاش جیسے حافظ والا نہ دیکھا۔

قال عباس الدورى ، عن يحى بن معين : إسماعيل بن عياش ثقة ۔

عباس الدوری نے کہا کہ یحی بن معین سے مروی ہے کہ اسماعیل بن عیاش ثقہ ہیں۔

قيل ليحى ، ايهااثبت بقية او إسماعيل بن عياش ؟ فقال كلاهما صالحان

بعض لوگوں نے یحی سے کہا کہ کونسی چیز نے ان دونوں یا اسماعیل بن عیاش کو بقیہ سے زیادہ متحقّق اور راسخ (Authentic) کر دیا، فرمایا وہ دونوں نیک آدمی تھے (٥٩)۔

(٤) معاویہ بن صالح بن حدیر :

ابن حزم نے معاویہ بن صالح بن حدیر کے متعلق بھی یہی کہا کہ قوی نہیں ہیں جبکہ صحاح ستّہ کے آئمہ کرام ان سے روایت کرتے رہے ہیں۔

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (٨٥٢ ھ) لکھتے ہیں :

قال ابو طالب ۔كان ثقة ، وقال جعفرالطيالسى عن ابن معين ۔ثقة ، قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ۔صالح، قال على وكان عبدالرحمن بن مهدى يوثقة ، وقال العجلى والنسائى ثقة ، وقال ابو زر عة ثقة محدث ، وقال ابن سعد كان بالاندلس قاضياً لهم وكان ثقة كثير الحديث ، وقال ابن خراش صدوق وذكره ابن حبان فى الثقات ، وقال العجلى حمصى ثقة ، وقال البزار ليس به باس ، وقال ايضاً ثقة

مفہوم عبارت یہ ہے کہ ابو طالب فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ (Trustworthy) تھے۔ جعفر طیالسی اور ابن ابی خیثمہ روایت کرتے ہیں ابن معین سے کہ وہ بھی انہیں ثقہ کہتے ہیں۔ علی نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن مہدی بھی ان توثیق کی ہے۔ عجلی اور نسائی نے بھی ثقہ (Trustworthy) کہا، ابو زرعہ نے ان کو ثقہ (Trustworthy) اور محدّث کہا۔ ابن سعد نے کہا کہ وہ اندلس کے قاضی تھی اور ثقہ (Trustworthy) اور کثیر الحدیث تھے۔ ابن خراش نے کہا کہ وہ نہایت ہی سچے تھے۔ ابن حبّان اور عجلی انہیں ثقات میں شمار کیا۔ بزار نے کہا کہ ان کے ثقہ (Trustworthy) ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس کے علاوہ اور کئی ائمہ کرام نے انہیں ثقہ کہا۔(٦٠)

امام ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبد الرحمن المزی (متوفی ٧٤٢ ھ) نے بھی ایسا ہی لکھا ہے :

قال ابو طالب ، عن احمد بن حنبل : خرج من حمص قديما، وكان ثقة۔ وقال جعفر بن ابى عثمان طيالسى ، عن يحى بن معين ثقة ، وقال البخارى ، و ابو حاتم عن على بن المدينى ، وكان عبدالرحمن بن مهدى يوثقه ، وقال العجلى و النسائى ثقة ،وقال ابو زرعة ثقة محدث ، وقال ابو حاتم صالح الحديث ، حسن حديث ، يكتب حديثه ، ولا يحتج به ، وقال محمّد بن سعد ، وكان بالاندلس قاضياً لهم ، وكان ثقة كثير الحديث ۔ وقال ابن خراش صدوق ، وذكره ابن حبان فى كتاب الثقات

اس عبارت کا بھی وہی مفہوم ہے جو مذکورہ عبارت میں واضح ہوا۔(٦١)

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) نے مذکورہ احادیث کو تحریر کرنے کے بعد ان کے بعض راویوں کو ضعیف

ثابت کرنے کی کوشش کی مگر سعی ناکام رہی۔ کیونکہ آئمہ کرام نے ان راویوں کا ثقہ، عادل، صالح، احسب، انسب، ہونا ثابت کر دیا اور اس کی وضاحت فرمادی، لہٰذا اب اعتراض کا حق نہیں بنتا۔

پھر بھی ہم ابن حزم کی بات کو تھوڑی دیر کے لئے بالفرض مان بھی لیں کہ تو چوتھے دن کا اصرار کرنے والوں کو یہ جان لینا چاہئے کہ ضعیف حدیث کی تائید قرآن و صحیح حدیث کر دے تو وہ ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

تعجب کی بات تو یہ کہ اس مؤقف کا رد کرتے کرتے ابن حزم نے خود ایک ایسی روایت ذکر کی، جس کے راوی کا ضعف ثابت کرنا تو در کنار فقط تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس روایت سے حنفی مذہب کو تقویت ملتی ہے۔

روایت نمبر ٥ :

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) لکھتے ہیں:

وَمِنْ طَرِيقِ وَكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ.وَبِهِ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ، وَمَالِكٌ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن قربانی کے دن ہیں۔ یہی امام اعظم اور امام مالک فرماتے ہیں۔

اور اس حدیث کو لکھنے کے بعد تحریر کیا کہ:

وَلاَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ هَذَا كُلِّهِ إِلاَّ، عَنْ أَنَسٍ وَحْدَهُ

حدیث انس کے علاوہ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔(٦٢)

جب اس کی صحت میں کسی قسم کا شک نہیں ، تو مسئلہ واضح ہو گیا ۔

قربانی تین دن بعد جائز نہیں ہے:

مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قربانی صرف تین دن تک ہی ہے، اس کے بعد قربانی سنّت تو در کنار جائز ہی نہیں ہے۔

شمس الائمہ سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٤٨٣ ھ) لکھتے ہیں:

رسول اللہ ؐ نے فرمایا:

أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا فَإِذَا غَرَبَتْ الشَّمْسُ مِنْ الْيَوْمِ الثَّالِثِ لَمْ تَجُزْ التَّضْحِيَةُ بَعْدَ ذَلِكَ

قربانی تین دن ہے ان میں بہتر پہلا دن ہے پھر جب تیسرے دن کا سورج غروب ہو جائے تو قربانی جائز نہیں۔(٦٣)

جب رسول اللہ ؐ کے فرمان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قربانی تین دن کے بعد جائز نہیں تو پھر چوتھے دن قربانی کو سنّت کہنا اور سو شہیدوں کا ثواب بتانا کہاں کا انصاف ہے؟

فتویٰ:

مولوی ابوالبرکات احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ سے کسی نے یہی مسئلہ پوچھا: کہ ایک آدمی اس حدیث پر پر جان بوجھ کر قربانی چوتھے دن کرتا ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

تو کیا اجر عظیم کا مستحق ہو گا یا نہیں؟

جواب میں لکھا: اس آدمی کا عمل نبیؐ کے عمل کے خلاف ہے اس کو تھوڑا اجر ملے گا۔ کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے نبیؐ نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی ہے۔

تمام کتب احادیث میں آپ کا فرمان اسی طرح موجود ہے:

اول نبداء فی یومناھذا ان نصلی و نرجع فنحر

اگر قربانی کے وسائل موجود ہوں تو عید کے دن ہی قربانی کرنا ضروری ہے۔اگر وسائل نہیں تو دوسرے دن بھی جائز ہے۔اگر دوسرے دن بھی میسر نہیں تو تیسرے دن اور اگر تیسرے دن بھی مہیا نہیں ہو سکی تو پھر عید کے چوتھے دن بعد صرف جائز ہے۔سنت نہیں۔لہذا مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات ہی غلط ہے۔ کیونکہ نبیؐ نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی۔لہذا یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔(٦٤)

ظاہریہ کے نزدیک چوتھے ہی دن نہیں بلکہ محرم کے چاند تک قربانی جائز ہے

مذکورہ فتوی میں چوتھے دن قربانی کو جائز لکھا ہے جبکہ یہ بات شریعت پر افتراء ہے ۔ کسی بھی فقہ کے امام نے چوتھے دن قربانی کو جائز قرار نہیں دیا۔اور تعجب بالائے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ چوتھے دن قربانی پر اصرار کرنے والوں کے نزدیک قربانی صرف چوتھے ہی دن نہیں بلکہ محرم الحرام کا چاند نظر آنے تک جائز ہے۔

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) نے لکھا:

وَالتَّضْحِيَةُ جَائِزَةٌ مِنْ الْوَقْتِ الَّذِی ذَكَرْنَا يَوْمَ النَّحْرِ إلاَّ أَنْ يُهِلَّ بِلاَلُ الْمُحَرَّمِ

یعنی قربانی عید کے دن سے لے کر محرم الحرام کا چاند نظر آنے تک جائز ہے۔(٦٥)

چوتھے دن قربانی کے استدلال کی روایات اور ان کا احتساب :

(١)ابو سعید خدری کی روایت :

امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٨٥٥ ھ) لکھتے ہیں:

عن معاویۃ بن یحیی الصدفی عن الزہری عن ابن المسیب عن أبی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال : أیام التشریق کلہا ذبح

معاویہ بن یحی صدفی سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے، وہ روایت کرتے ہیں ابن مسیب سے، وہ روایت کرتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی کریمؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔(٦٦)

مذکورہ روایت میں یحی بن معاویہ کا ضعف:

علامہ ابو محمد جمال اللہ عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (متوفی ٧٦٢ ھ) لکھتے ہیں:

وَضَعَّفَ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ النَّسَائِيّ، وَالسَّعْدِيّ، وَابْنِ مَعِينٍ، وَعَلِيّ بْنِ الْمَدِينِيّ،

امام نسائی، سعدی، ابن معین اور علی مدینی نے معاویہ بن یحی کو ضعیف کہا(٦٧)

امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٨٥٥ ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي كِتَابِ الْعِلَلِ قَالَ أَبِي : ہَذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ بِہَذَا الإسناد

اور ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں بیان کیا کہ یہ حدیث اس سند کے ساتھ موضوع ہے(٦٨)

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (٨٥٢ ھ) لکھتے ہیں :

وقال الجوزجانی ذاہب الحدیث وقال ابو زرعۃ لیس بقوی أحادیثہ کأنہا منکرۃ وقال أبو حاتم ضعیف فی حدیثہ ، وقال أبو داود والنسائی ضعیف وقال النسائی أیضا لیس بثقۃ وقال فی موضع آخر لیس بشیء ، عن الزہری أحادیث منکرۃ شبیہۃ بالموضوعۃ ، وقال ابن حبان کان یشتری الکتب ویحدث بہا ثم تغیر حفظہ فکان یحدث بالوہم وقال الساجی ضعیف الحدیث جدا

جوزجانی نے کہا کہ یہ ذاہب الحدیث ہے،ابوزرعہ نے کہا کہ قوی نہیں،اس کی احادیث منکرہ ہیں،ابوحاتم نے کہا کہ اس کی حدیث ضعیف ہے۔

امام ابوداؤداور امام نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے اور امام نسائی نے یہ بھی فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا: وہ کچھ نہیں ہے۔

امام زہری سے مروی ہے کہ اس کی احادیث منکرہ اور موضوعات کے مشابہ ہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ وہ کتاب خریدتا تھا اور اس سے حدیث بیان کرتا، پھر جب اس کا حافظہ متغیر ہوا تو وہ وہم و گمان سے حدیث بیان کرتا تھا۔اور ساجی نے کہا کہ اس کی احادیث بہت زیادہ ضعیف ہیں۔(٦٩)

(٢)جبیر بن مطعم کی روایت :

امام ابو بکر احمد عمرو بن عبدالخالق البزار (متوفی ٢٩٢ ھ) سے منقول ہے :

اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ

ہمیں خبر دی سوید بن عبدالعزیز نے انہوں نے روایت کیا سعید بن عبدالعزیز سے،انہوں نے روایت کیا سلیمان بن موسی سے،انہوں نے روایت کیا نافع بن جبیر بن مطعم سے،اور انہوں نے روایت کیا اپنے والد سے (رضی اللہ عنہم) وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔(٧٠)

اس سند کے دو راویوں پر ائمہ کرام کا اعتراض:

اس سند کے دو راویوں پر ائمہ کرام نے اعتراض کیا ہے۔ایک راوی سوید بن عبدالعزیز اور دوسرے سلیمان بن موسیٰ ہیں، جن سے متعلق ائمہ کرام نے بہت کچھ کہا: سنئے!

(١)سوید بن عبدالعزیز

امام ابو بکر احمد عمرو بن عبدالخالق البزار (متوفی ٢٩٢ ھ) مذکورہ حدیث کے راوی سوید بن عبدالعزیز کے متعلق لکھتے ہیں:

سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَهُوَ رَجُلٌ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَلاَ يُحْتَجُّ بِهِ إِذَا انْفَرَدَ بِحَدِيثٍ

سوید بن عبدالعزیز وہ شخص ہے جو حافظہ نہیں تھا،اور تنہا اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔(٧١)

امام احمد بن حسین بن البیہقی (متوفی٤٥٨ ھ) نقلِ روایت کے بعد لکھتے ہیں :

الأَوَّلُ مُرْسَلٌ وَهَذَا غَيْرُ قَوِيٍّ لأَنَّ رَاوِيَهُ سُوَيْدٌ

اوّل تو یہ روایت مرسل ہے اور سوید کی روایت کی وجہ سے غیر قوی ہے(٧٢)

امام احمد بن حسین بن البیہقی (متوفی٤٥٨ ھ) مزید لکھتے ہیں :

وَرَوَاهُ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ النَّقْلِ

اسے سوید بن عبدالعزیز نے روایت کیا اور وہ بعض اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔(٧٣)

علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی (متوفی٨٤٥ ھ) لکھتے ہیں:

وَرَوَاهُ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ النَّقْلِ (قلت هو ضعيف عند كلهم أو أكثرهم)

اسے سوید بن عبدالعزیز نے روایت کیا اور وہ بعض اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔میں کہتا ہوں کہ وہ تمام یا اکثر کے نزدیک ضعیف ہے(٧٤)

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ(٨٥٢ ھ) لکھتے ہیں :

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ متروک الحدیث ہے ۔ ابن معین نے کہا :

ليس بثقة وقال مرة ليس بشيء وقال مرة ضعيف وقال مرة لا يجوز فى الضحايا

کہ وہ ثقہ نہیں تھا، پھر کہا یہ کچھ بھی نہیں، مزید کہا کہ یہ ضعیف ہے اور احکام قربانی میں اس کی روایت جائز نہیں، بخاری اور ابن سعد نے کہا کہ اس کی احادیث منکرہ ہیں ۔یعقوب بن سفیان نے کہا ضعیف ہے، دارمی نے کہا یہ حدیث میں غلط بیانی کرتا تھا، ترمذی نے کہا کہ کثیر الغلط تھا، نسائی نے کہا کہ غیر ثقہ تھا، خلال نے کہا کہ ضعیف تھا، بزار نے کہا کہ حافظ نہ تھا۔(۷۵)

علامہ ابو محمد جمال اللہ عبد اللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (متوفی ۷٦۲ ھ) لکھتے ہیں:

وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ، وَقَالَ: ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ لَمْ يَلْقَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

بزار نے اس کو اپنی مسند میں روایت کیا اور کہا کہ ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں۔(۷٦)

امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق البزار (متوفی ۲۹۲ ھ) سے منقول ہے:

وَابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ لَمْ يَلْقَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں، لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔(۷۷)

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۸۵۲ ھ) لکھتے ہیں :

حَدِيث أَيَّام التَّشْرِيق كلهَا أَيَّام ذبح أَحْمد وَابْن حبَان من حَدِيث جُبَير ابْن مطعم من رِوَايَة عبد الرَّحْمَن بن أبي حُسَيْن عَنهُ وَأوردهُ الْبَزَّار من هَذَا الْوَجْه وَقَالَ إِنَّه مُنْقَطع وَأخرجه الدَّارَقُطْنِيّ من وَجْهَيْن آخَرين موصولين فيهمَا ضعف أخرج أَحدهمَا الْبَزَّار وَأخرجه أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيق سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن جُبَير بن مطعم وَهِي مُنْقَطِعَة

حدیث "تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں" اس حدیث کو احمد، ابن حبان، اور بزار نے عبد الرحمن بن ابی حسین کی سند سے جبیر بن مطعم سے روایت کیا۔ اور بزار نے کہا کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

دار قطنی نے دو مختلف سندوں سے اس حدیث کا اخراج کیا اور کہا دونوں میں ضعف ہے، ایک کو بزار اور دوسری کو احمد نے روایت کیا ہے۔

بیہقی نے سلیمان بن موسی کی سند سے جبیر بن مطعم سے روایت کی اور کہا کہ یہ منقطع ہے۔(۷۸)

(۲) سلیمان بن موسیٰ:

علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی (متوفی ۸٤٥ ھ) لکھتے ہیں:

قلت سليمان بذا متكلم فيه وحديثه بذا اضطرب اضطرابا كثيرا بينه صاحب الاستذكار

میں کہتا ہوں اس سلیمان کے بارے میں جرح کی گئی ہے اور اس کی اس حدیث میں بہت زیادہ اضطراب ہے جسے استذکار کے مصنف نے بیان کیا ہے۔(۷۹)

۷۷ علامہ ابو محمد جمال اللہ عبد اللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (متوفی ۷٦۲ ھ) لکھتے ہیں:

وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى لَمْ يُدْرِكْ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

سلیمان بن موسی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی (۸۰)

امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸٥٥ ھ) لکھتے ہیں:

وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى لَمْ يُدْرِكْ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فيكون منقطعا

سلیمان بن موسی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی، لہذا یہ حدیث منقطع ہے۔(۸۱)

ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر (متوفی ۷۷٤ ھ) لکھتے ہیں :

وَبِذَا أَيْضًا مُنْقَطِع فَإِنَّ سُلَيْمَان بْن مُوسَى بِذَا وَبِهُوَ الْأَشْدَق لَمْ يُدْرِك جُبَيْر بْن مُطْعِم

یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ سلیمان بن موسی جن کو اشدق کہتے ہیں، انہوں نے جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں کی۔(۸۲)

ظاہریہ کے نزدیک بھی یہ روایت منقطع اور مضطرب ہے

علامہ محمد بشیر محدث سہسوانی (متوفی ۱۳۲٦ ھ) نے لکھا:

ان کی دلیل حدیث جبیر بن مطعم ہے جس میں یہ زیادت ہے۔

أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ

تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں

جمہور محققین نے تصریح کی ہے کہ یہ زیادت غیر محفوظ ہے اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ اگر کسی طریق کو ترجیح دی جائے تو اضطراب رفع ہو جاتا ہے لیکن انقطاع باقی رہتا ہے کیونکہ یہ کوئی طریق راجح انقطاع سے خالی نہیں ہے اور اگر کسی طریق کو ترجیح نہ دی جائے تو اضطراب ثابت رہتا ہے اگر کوئی شبہ کرے کہ حافظ نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے۔

وَأخرجه الدَّارَقُطْنِيّ من وَجْهَيْن آخَرين موصولين فيهمَا ضعف أخرج أَحدهمَا الْبَزَّار وَأخرجه أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيق سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن جُبَير بن مطعم وَهِي مُنْقَطِعَة أَيْضا وَفِي الْبَاب عَن أبي سعيد أخرجه ابْن عدى وَضعفه بِمُعَاوِيَة بن يَحْيَى الصَّدَفِي وَقد ذكر ابْن أبي حَاتِم عَن أَبِيه أَنه مَوْضُوع بِهَذَا الْإِسْنَاد

پس دونوں طریق کی وجہ سے اس حدیث کی تقویت ہو جائے گی تو جواب یہ ہے کہ یہ طرق کوئی جدید نہیں ہیں بلکہ موجبئ اضطراب میں جو سبب ضعف ہیں داخل ہیں اور اگر کوئی کہے اس باب میں ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ہے۔ یہ دونوں روایتیں حدیث جبیر بن مطعم کی تقویت کے لئے کافی ہیں تو جواب یہ ہے کہ حدیث ابوہریرہ اور ابوسعید موضوع ہیں باشدید الضعف اس لئے تقویت نہیں کر سکتی ہیں اور منقطع و مضطرب جمہور بلکہ کل محدثین کے نزدیک حجت نہیں۔ (۸۳)

مذکورہ تحقیق کی رو سے معلوم ہوا کے چوتھے دن اصرار کرنے والوں کے نزدیک یہ حدیث حجت نہیں ، اور نہ ہی قابل استدلال ہے ۔ پھر چوتھے دن قربانی کے جواز کے لئے اس کو پیش کرنا بیوقوفی اور حماقت ہے۔

(۳) حضرت ابن عباس کی روایت :

شیخ ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی الظاہری (متوفی ٤٥٦ ھ) لکھتے ہیں:

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ: يَوْمُ النَّحْرِ, وَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایام معلومات عید اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ (٨٤)

اس حدیث کی سند کے ایک راوی ابن ابی لیلی ہیں ، اور یہ وہی ہیں جو حضرت علی اور حضرت ابن عباس کی سندوں میں تھے۔ جنہیں جمہور علماء نے پیش کیا تھا۔ وہاں تو ابن حزم ظاہری نے ان سندوں کو یہ کہہ کر رد کر دیا تھا کہ ابن ابی لیلی بد حافظ ہیں۔

لیکن تعجب ہے اس بات پر کہ ایک ہی موضوع کے تحت آنے والی روایتوں کے دوران ابن حزم کے خود کے حافظہ کو کیا ہو گیا کہ جس راوی پر اعتراض کر کے ان کی سند کو رد کیا گیا تھا، اسی راوی کی سند سے اپنے مؤقف کو ثابت کیا جا رہا ہے۔۔۔۔!

لیکن اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کے لئے جس سند کو بطور دلیل پیش کیا جا رہا ہے اس میں ایک راوی عبید اللہ بن موسیٰ ہیں۔

عبید اللہ بن موسیٰ کا ضعف

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۸٥۲ ھ) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں :

كالمنكر له وقال كان صاحب تخليط وحدث باحاديث سوء

عبیداللہ بن موسیٰ صاحب مناکیر تھا،احادیث میں خلط کرتا تھا۔اس نے روایت سوءاور احادیث رویہ بیان کی ہیں۔مزید فرماتے ہیں کہ مکّہ میں نے اس کو دیکھا تو اعراض کر لیا۔

ابن سعد نے کہا:

وكان يتشيع ويروى أحاديث فى التشيع منكرة وضعف بذلک عند كثير من الناس

وہ تشیّع کو ثابت کرنے کے لئے احادیث منکرہ روایت کرتا تھا،اس وجہ سے اکثر لوگوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔(۸۵)

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ(۸۵۲ ھ)مزید لکھتے ہیں کہ ابو مسلم بغدادی نے کہا :

يقول عبيدالله بن موسى من المتروكين تركه أحمد لتشيعه

عبیداللہ بن موسیٰ متروکین میں سے تھا،امام احمد نے اس کے تشیّع کی وجہ سے اس کی روایت کو ترک کر دیا تھا۔(۸٦)

ایک اور وضاحت

مجروح السند ہونے کے علاوہ یہ حدیث ابن عباس کی اس صحیح السند حدیث کے معارض ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ قربانی صرف تین دن ہے ۔

آخر میں دو احتیاطی تقاضے:

پہلا احتیاطی تقاضہ:

پہلا احتیاطی تقاضہ تو یہ ہے کہ اختلافی امر سے بچا جائے، کیونکہ جس امر میں علماء کا اختلاف ہو اس سے بچنا اولیٰ ہوتا ہے۔مذکورہ انبارِ دلائل اپنی جگہ باعتبار صحت و قوّت ثابت ہیں اور ایّام اربعہ کی روایات کا مجروح اور ضعیف ہونا بھی اگرچہ ثابت ہے، مگر ان سب سے صرفِ نظر کر لیا جائے تب بھی احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ قربانی ان ایّام میں کی جائے جن ایّام میں اختلاف نہ ہو،اور سب کے نزدیک قربانی جائز ہو،اور وہ ایّام یوم اضحی اور اس کے بعد کے دو دن ہیں۔

دوسرا احتیاطی تقاضہ :

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵٦ ھ) سے منقول ہے:

دَعْ مَا يَرِيبُکَ إلى ما لا يَرِيبُکَ

جو چیز تجھے شک میں ڈالے اُسے چھوڑ دے(۸۷)

پر عمل کرتے ہوئے یہ ہے چونکہ چوتھا دن دلائل کے تعارض کی وجہ سے مشکوک ہو گیا ہے ، لہٰذا قربانی مشکوک دن کے بجائے قطعی اور یقینی دن کرنی چاہئے ۔

اور جو لوگ چوتھے دن قربانی کو سنّت کہتے ہیں وہ دراصل صاحبِ شریعت پر افتراء یعنی جھوٹ کو منسوب کرتے ہیں۔اور اس کے بارے میں نبی کریمؐ نے چودہ سو برس پہلے ہی سخت وعید ارشاد فرما دی تھی۔

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری(متوفی: ۲٦۱ ھ) نقل فرماتے ہیں : رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

لا تكْذِبُوا عَلَيَّ ، فإِنَّهُ مَن كَذَبَ عليَّ يلج النَّارَ

یعنی مجھ پر جھوٹ مت باندھو، کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا۔بے شک وہ جہنم میں جائے گا۔(۸۸)

شک کی صورت میں قربانی کے تیسرے دن میں غایت درجہ کی احتیاط:

جماعۃ العلماء و نظام الدین بلخی (متوفی ۱۱۶۱ ھ) سے منقول ہے :

وَإِذَا شَكَّ فِي يَوْمِ الْأَضْحَى فَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يُؤَخِّرَ إِلَى الْيَوْمِ الثَّالِثِ ، فَإِنْ أَخَّرَ يُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَأْكُلَ مِنْهُ ، وَيَتَصَدَّقُ بِالْكُلِّ

اگر یوم الاضحی (دس ذی الحجہ) (۸۹) میں شک و شبہہ ہوا تو مستحب یہ ہے کہ تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے اور اگر تاخیر کردی تو مستحب یہ ہے کہ اس میں سے کچھ نہ کھائے اور سب کو صدقہ کردے (۹۰)

چوتھے دن قربانی کرنے والے غور کریں:

جب شریعت میں شک کی صورت میں قربانی کے تیسرے دن میں غایت درجہ کی احتیاط رکھی گئی ہے کہ سب کچھ صدقہ کرنے کا حکم دیدیا گیا تو پھر جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کی کیا حقیقت ہوگی خود غور کرلیں۔

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

مأخذ و مراجع (Bibliography)

(۱) خازن، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (۶۷۸ ھ۔ ۷۴۱ ھ/1279 ء۔ 1340 ء)۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ سورۃ الحج ، تحۃ الآیۃ : ۳۴ ،ج ۵ ، ص ۱۸ ، مطبوع : دار الفکر ، بیروت ، لبنان ۱۳۹۹ ھ)۔

(۲) ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی (۱۲۴۴ ھ/ ۱۳۰۶ ھ)۔ رد المحتار علی الدر المختار ۔کتاب الاضحیۃ ، ج ۲۶ ص ۲۰۸ ۔ المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۳) سورۃ الانعام ، آیت: ۱۶۲

(۴) سورۃ الحج ، آیت : ۳۷

(۵) صدر الشریعہ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی (متوفی ۱۳۶۷ ھ)۔ تفسیر خزائن العرفان ۔سورۃ الحج ، تحۃ الآیۃ : ۳۷ ، لاہور ۔ باکستان :ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔

(۶) نووی، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (۶۳۱ ھ۔ ۶۷۶ ھ)۔ شرح النووی علی صحیح مسلم۔ ج۱۳ ص ۱۱۱ ، بیروت، لبنان : دار الکتاب العربی ۔

(۷) ابن قدامہ،ابو محمد عبداللہ بن احمد المقدسی (۵۴۱ ھ۔ ۶۲۰ ھ)۔ المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل الشیبانی۔کتاب الجزیۃ ،فصل حکم لبن الاضحیۃ، مسالتان و فصول الاختلاف فی وقت التضحیۃ ، ج۱۱ ص ۱۱۳ ، بیروت، لبنان : دارالفکر، ۱۴۰۵ ھ۔

(۸) شاتی ، ابو عبداللہ محمد بن خلفہ وشتانی ابی مالکی (متوفی ۸۲۸ ھ)۔ اکمال الکمال المعلم ۔ ج /ص ۲۹۱ ، بیروت ، لبنان : دار الکتب العلمیۃ ۔

(۹) سرخسی، شمس الدین (متوفی ۴۸۳ ھ)۔ کتاب المبسوط۔ ج۱۲/ ص۱۵ ، بیروت، لبنان : دار المعرفہ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱ ھ ۔

(۱۰) نظام الدین بلخی، وجماعۃ العلماء (۱۰۲۸ ھ/ ۱۱۱۸ ھ)۔ الفتاوی الھندیۃ المعروف عالمکیریۃ ۔ کتاب الاضحیۃ ، الباب الثالث فی

وقت الاضحیۃ ، ج ٤٢ ص ٢٤٩ ، کوئٹہ ، باکستان ، المکتبۃ الرشیدیۃ + المکتبۃ الشاملۃ ۔

(١١) کاسانی ، الامام علاء الدین أبی بکر بن مسعودالحنفی(متوفی٥٨٧ ھ)۔ البدائع الصنائع ۔کتاب التضحیۃ ، فصل واما کیفیۃ الوجوب فانواع ، ج ٥ ص ٦٥ ، بیروت ، لبنان : دار الکتاب العربی ۔

(١٢) ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی سکندری (٧٩٠ ھ/ ٨٦١ ھ)۔ فتح القدیر شرح الہدایۃ۔ کتاب الذبائح، فصل فیمایحل أکلہ ومالایحل،ج٢٢ ص ٧٧ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(١٣) ابن قطاع ، ابو القاسم علی بن جعفرالسعدی (متوفی ٥١٥ ھ)تہذیب کتاب الافعال ۔ باب الخماسی والسداسی ،الشین علی الفعل ، ج ٢ ص ٦٥ ، بیروت ، لبنان : دار النشر، عالم الکتاب ، الطبعۃ الاولی ١٤٠٣ ھ۔

(١٤) ابن منظور ، ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم الانصاری الافریقی (٦٣٠ ھ۔ ٧١١ ھ/ 1232 ء۔ 1311 ء)۔ لسان العرب ۔ شرق ، ج ١٠ ص ١٧٣ ، بیروت ، لبنان : دار صادر ۔

(١٥) سعد حسن خان یوسفی مع جماعۃ المترجمین ۔ المنجد ۔ص ٥٢٣ ، کراتشی،باکستان:دارالاشاعت،یازدہم1994 ء۔

(١٦) ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد المقدسی (٥٤١ ھ۔ ٦٢٠ ھ)۔ المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل الشیبانی۔کتاب الجزیۃ ،فصل حکم لبن الاضحیۃ، مسالتان و فصول الاختلاف فی وقت التضحیۃ ، ج١١ ص ١١٣ ، بیروت،لبنان:دارالفکر،١٤٠٥ ھ۔

(١٧) سورۃ الحج ، آیت : ٢٨

(١٨) اِسماعیل حقی، علامہ اِسماعیل حقی حنفی (متوفی ١١٣٧ ھ)۔ تفسیر روح البیان۔سورۃ الحج ، جلد ٦ ص ١٧، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی۔

(١٩) قرطبیؒ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکربن فرح انصاری(متوفی ٦٧١ ھ)۔ الجامع لاحکام القرآن۔ سورۃ البقرۃ ، تحۃ الآیۃ : ٢٠٣ ، ج ٣ ص ٢ ، قاھرۃ،مصر :دار الکتب المصریۃ ، الطبعۃ الثانیۃ ١٣٨٤ ھ۔

(٢٠) قرطبیؒ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری (متوفی ٦٧١ ھ)۔ الجامع لاحکام القرآن۔سورۃالحج،تحۃالآیۃ:٢٩ ، ٢٨ ، ج ١٢ ص ٤٣ ، قاھرۃ،مصر :دار الکتب المصریۃ ، الطبعۃ الثانیۃ ١٣٨٤ ھ۔

(٢١) آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ الحسینی (١٢١٧ ھ۔ ١٢٧٠ ے ھ /1802 ء۔ 1854 ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔سورۃالحج،تحۃالآیۃ،٢٨ ، ج ٩ ص ١٣٨،بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی۔

(٢٢) سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ ھ/ ٩١١ ھ/ 1445 ؁ئ۔1505 ء)۔ الدر المنثور فی التّفسیر بالماثور۔سورۃالحج،تحۃالآیۃ،٢٨، ج ١٠ ص ٤٦٠ ، بیروت، لبنان : دار ہجر ۔

(٢٣) جصاص، ابو بکر احمد بن علی رازی(٣٠٥ ھ/ ٣٧٠ ھ)۔ احکام القرآن۔سورۃ الحج،تحۃ الآیۃ ، ٢٨،ج٥ ص ٦٨ ، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٥ ھ۔

(٢٤) صدر الشریعہ ، مولانانعیم الدین مرادآبادی(متوفی١٣٦٧ ھ)۔ تفسیر خزائن العرفان ۔سورۃ الحج ، تحۃ الآیۃ : ٢٨ ، لاہور ۔ باکستان :ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔

(۲۵) بابرتی ، اکمل الدین محمد بن محمود احمد الرومی الحنفی (متوفی ۷۸٦ ھ)۔ العنایۃ شرح الھدایۃ ۔کتاب الاضحیۃ ، الشرح وقولہ،،ولو ضحی بعدماصلی اھل المسجد،ج۱٤ ص ۱۸٤ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۲٦) علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی الماردینی الحنفی (متوفی ۸۵۰ ھ)۔ الجوہر النقی ۔باب من قال الاضاحی یوم النحر ، ج۹ ص ۲۹۷ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۲۷) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(۱۹٤ ھ/ ۲۵٦ ھ/810ء۔870 ء)۔ الصحیح۔ کتاب الاضاحی ، باب: مایؤکل من لحوم الاضاحی،رقم : ۵۲٤۹ ج۵ ، ص ۲۱۱۵، بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ ، الطبعۃ الثالثۃ : ۱٤۰۷ ھ۔

(۲۸) جصاص، ابو بکر احمد بن علی رازی(۳۰۵ ھ/ ۳۷۰ ھ)۔ احکام القرآن۔سورۃ الحج،تحۃ الآیۃ ، ۲۸،ج۵ ص ٦۸ ، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی، ۱٤۰۵ ھ۔

(۲۹) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (۳۸۳ ھ۔ ٤۵٦ ھ/993ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب:والتضحیۃجائزۃ،رقم:۹۸۲ ،ج۷ ص ۳۷۷ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(۳۰) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (۳۸۳ ھ۔ ٤۵٦ ھ/993ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ۹۸۲ ،ج۷ ص ۳۷۷ ، بیروت،لبنان:دارالفکر۔

(۳۱) سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹ ھ/ ۹۱۱ ھ/1445ء۔1505ء)۔الجامع الاحادیث ۔حرف الیاء ، مسند ابن ابی طالب، رقم الحدیث : ۳۲۹۳۹ج ۳۰ ، ص۱۱۳، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۳۲) ہندی حسام الدین،علاءالدین علی متقی(متوفی۹۷۵ ھ)۔ کنز العمال۔ کتاب الحج ، باب فی واجبات الحج ، رقم الحدیث : ۱۲٦۷٦ ج۵ ، ص ۲۲۳ ، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ ھ/ 1979ء۔

(۳۳) عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود الحنفی(۷٦۲ ھ۔ ۸۵۵ ھ/ 1361ء۔ 1451 ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق ، ج ۱۰ ص ۳۰۰ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۳٤) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (۳۸۳ ھ۔ ٤۵٦ ھ/993ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ۹۸۲ ،ج۷ ص ۳۷۷ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(۳۵) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (۳۸۳ ھ۔ ٤۵٦ ھ/993ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی،باب:والتضحیۃجائزۃ،رقم:۹۸۲ ،ج۷ ص ۳۷۷ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(۳٦) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (۳۸۳ ھ۔ ٤۵٦ ھ/993ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ۹۸۲ ،ج۷ ص ۳۷۷ ، بیروت،لبنان:دارالفکر۔

(۳۷) مالک، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳ ھ۔ ۱۷۹ ھ/712ء۔795 ء)۔ الموطا۔کتاب الضحایا ، باب: الضحیۃ عما فی بطن المرأۃ ،ج ۳ ص ٦۹۵ ، رقم : ۱۷۷٤، مؤسسۃ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۳۸) مرغینانی، ابوالحسن علی بن ابو بکر بن عبدالجلیل(۵۱۱ ھ۔ ۵۹۳ ھ)۔ الھدایۃ شرح البدایۃ۔ کتاب المأذون ، فصل فیما یحل اکلہ

وما لا یحل ، ج ٤ ص ٧٣ ، بیروت، لبنان : المکتبۃ الاسلامیہ۔

(٣٩) ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی سکندری (٧٩٠ ھ/ ٨٦١ ھ)۔فتح القدیر شرح الہدایۃ۔کتاب الذبائح،فصل فیما یحل اکلہ ومالایحل،ج٢٢ ص ٧٧ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(٤٠) میدانی ، عبد الغنی الغنیمی الدمشقی (متوفی١٢٧٤ ھ)۔ اللباب فی شرح الکتاب ۔کتاب الاضحیۃ ، ج١ ص ٣٥١ ، بیروت ، لبنان : دار الکتاب العربی ۔

(٤١) ابوداود،سلیمان بن اشعث سجستانی(٢٠٢ ھ/ ٢٧٥ ھ/ 817ء۔ 889ء)۔السنن۔ کتاب المناسک ، باب فی الحجر ، رقم ٢٠٣٠ ، ج ٢ ص ١٦٣ ، بیروت ، لبنان : دار الکتاب العربی ۔

(٤٢) ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی (١٢٤٤ ھ/١٣٠٦ ھ)۔رد المحتار علی الدر المختار ۔کتاب الحج ، فصل فی الاحرام وصفۃ المفرد ، ج٨ ص ٢٣٩ ، ۔ المکتبۃ الشاملۃ ۔

(٤٣) سورۃ الحج ، آیت : ٢٨

(٤٤) نواب صدیق حسن خان بھوپالی (متوفی ١٣٠٧ ھ)۔ ترجمان القران ۔ ج ٨ ص ٧٢٥ / ٧٢٧ ، سانگلہ ہل ، پاکستان:مکتبہ اثریا۔

(٤٥) مالک، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣ ھ۔ ١٧٩ ھ/ 712ء۔ 795ء)۔ المؤطا۔کتاب الضحایا ، باب: الضحیۃ عما فی بطن المرأۃ ،ج ٣ ص ٦٩٥ ، رقم : ١٧٧٤، مؤسسۃ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(٤٦) ہندی حسام الدین، علاءالدین علی متقی(متوفی٩٧٥ ھ)۔ کنز العمال۔ کتاب الحج ، باب فی واجبات الحج ، رقم الحدیث : ١٢٦٧٦ ج٥ ، ص ٢٢٣ ، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ ھ/ 1979ء۔

(٤٧) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993ء۔1064ء)۔المحلی۔کتاب الاضاحی،باب:والتضحیۃجائزۃ،رقم:٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٤٨) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993ء۔ 1064ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ،رقم:٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٤٩) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993ء۔ 1064ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان:دارالفکر۔

(٥٠) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993ء۔ 1064ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٥١) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری(٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993ء۔ 1064ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٥٢) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔ ٨٥٢ ھ/ 1372ء۔

1449 ء)۔ تہذیب التہذیب ۔حرف المیم ، محمد مع العین فی الآباء ، رقم : ٥٠٣ ، ج ٩/ ص ٢٦٩ ، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(٥٣) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی(٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/ 1256 ء۔ 1341 ء)۔ تہذیب الکمال۔اسمہ محمد بن جعفر ، رقم : ٥٤٠٦، ج ٢٥ ص ٦٢٤ ، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ ھ/ 1980 ء۔

(٥٤) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/1256 ء۔ 1341 ء)۔تہذیب الکمال۔اسمہ محمد بن جعفر،رقم:٥٤٠٦، ج ٢٥ ص ٦٢٦ ، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ ھ/ 1980 ء۔

(٥٥) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔٨٥٢ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔تہذیب التہذیب۔حرف المیم،من اسمہ منھال،رقم:٥٥٦ ،ج١٠ /ص ٢٨٤ ، ٢٨٣ ، ، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(٥٦) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/ 1256 ء۔ 1341 ء)۔تہذیب الکمال۔اسمہ:مشاش ابوساسان،رقم:٤٢١٠، ج ٢٨ ص ٥٧٠ ، ٥٧٢ ، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ ھ / 1980 ء۔

(٥٧) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔٨٥٢ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔تہذیب التہذیب۔حرف الألف،ذکر من اسمہ احمد،رقم:٥٨٤ج١ ص ٢٨١، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(٥٨) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/ 1256 ء۔ 1341 ء)۔ تہذیب الکمال۔اسمہ:اسماعیل بن أبان،رقم:٤٧٢ ، ج ٣ص ١٧١ تا ١٧٤، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ ھ / 1980 ء۔

(٥٩) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/ 1256 ء۔ 1341 ء)۔ تہذیب الکمال۔اسمہ:اسماعیل بن أبان،رقم:٤٧٢ ، ج ٣ص ١٧١ تا ١٧٤، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ ھ / 1980 ء۔

(٦٠) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔٨٥٢ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔ تہذیب التہذیب۔حرف المیم،من اسمہ معاویۃ،رقم:٣٩١ج١٠ ص ١٨٩، ١٩٠، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(٦١) مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ ھ۔٧٤٢ ھ/ 1256 ء۔ 1341 ء)۔ تہذیب الکمال۔اسمہ : مشاش ابوساسان،رقم:٤٧٢ ، ج ٢٨ص ١٨٩ تا ١٩٣، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠

ھ/1980ء۔

(٦٢) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔٤٥٦ ھ/993 ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٦٣) سرخسی، شمس الدین (متوفی ٤٨٣ ھ)۔ کتاب المبسوط۔ ج١٢/ ص١٥ ، بیروت، لبنان : دار المعرفہ، الطبعۃ الاولی ١٤٢١ ھ۔

(٦٤) مولوی ابو البرکات احمد (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ)۔ فتاوی برکاتیہ ۔ص ٢٧٩ تا ٢٨٠،گجرانوالہ،پاکستان:جامعہ اسلامیہ گلشن آباد۔

(٦٥) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری (٣٨٣ ھ۔٤٥٦ ھ/993 ء۔1064 ء)۔المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(٦٦) عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود الحنفی (٧٦٢ ھ۔٨٥٥ ھ/1361 ء۔1451 ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق ، ج ١٠ ص ٣٠٠ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(٦٧) علامہ ابو محمد جمال اللہ عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی(متوفی ٧٦٢ ھ)۔ نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ ۔کتاب الاضحیۃ ، ج ٤ ص ٢١٣ ، بیروت ، لبنان : المؤسسۃ الریان ۔

(٦٨) عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود الحنفی(٧٦٢ ھ۔٨٥٥ ھ/1361 ء۔ 1451 ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔کتاب الاضاحی ، باب من قال الاضاحی یوم النحر ، ج٣١ ص١٠٢، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(٦٩) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔٨٥٢ ھ/1372 ء۔ 1449 ء)۔ تہذیب التہذیب ۔حرف المیم ، من اسمہ معاویۃ ، رقم : ٤٠٤، ج١٠ ص ١٩٧، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(٧٠) بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥ ھ۔٢٩٢ ھ/830 ء۔905 ء)۔ المسند (البحرالزخار)۔مسند عمروبن عوف،حدیث جبیر بن مطعم،رقم الحدیث:٣٤٤٣ ، ج٨ ص٣٦٣ ، المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم و الحکم ۔

(٧١) بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥ ھ۔٢٩٢ ھ/830 ء۔905 ء)۔ المسند (البحر الزخار)۔ مسند عمرو بن عوف،حدیث جبیر بن مطعم،رقم الحدیث:٣٤٤٣ ، ج٨ ص٣٦٣ ، المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم و الحکم ۔

(٧٢) بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ ھ۔٤٥٨ ھ/994 ء۔1066 ء)۔ السنن الکبری۔کتاب الحج ،باب النحریوم النحرو ایام منی کلھا،رقم الحدیث:١٠٥٢٦، ج٥ ص ٢٣٩، الھند : دائرۃ المعارف۔

(٧٣) بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ ھ۔٤٥٨ ھ/994 ء۔1066 ء)۔ السنن الکبری۔کتاب الحج ،باب النحریوم النحرو ایام، رقم الحدیث : ١٩٧١٧، ج٩ ص ٢٩٦، الھند : دائرۃالمعارف۔

(٧٤) علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی المارديني الحنفی (متوفی ٨٥٠ ھ)۔ الجوہر النقی ۔باب من قال الاضاحی یوم النحر ، ج٩ ص ٢٩٦ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۷۵) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی(۷۷۳ ھ۔ ۸۵۲ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔ تہذیب التہذیب ۔حرف السین ، من اسمہ سوید ، رقم : ٤٨٤ ، ج٤ ص ٢٤٢ ، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(۷٦) علامہ ابو محمد جمال اللہ عبد اللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (متوفی ٧٦٢ ھ)۔ نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ۔کتاب الاضحیۃ،ج٤ ص ٢١٢ ، بیروت ، لبنان : المؤسسۃ الریان ۔

(۷۷) بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥ ھ۔ ٢٩٢ ھ/ 830 ء۔ 905 ء)۔ المسند (البحر الزخار)۔ مسند عمرو بن عوف،حدیث جبیر بن مطعم، رقم الحدیث : ٣٤٤٤ ، ج٨ص٣٦٣ ، المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم و الحکم ۔

(۷۸) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔ ٨٥٢ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔ الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ۔ کتاب الاضحیۃ ، رقم : ٩٢٦،ج٢ ص ٢١٥ ، بیروت،لبنان:دارالمعرفۃ۔

(۷۹) علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی الماردینی الحنفی (متوفی ٨٥٠ ھ)۔ الجوہر النقی ۔باب من قال الاضاحی یوم النحر ، ج٩ ص ٢٩٦ ، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۸۰) علامہ ابو محمد جمال اللہ عبد اللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی (متوفی ٧٦٢ ھ)۔نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ۔کتاب الاضحیۃ،ج٤ ص ٢١٣ ، بیروت ، لبنان : المؤسسۃ الریان ۔

(۸۱) عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود الحنفی (٧٦٢ ھ۔ ٨٥٥ ھ/ 1361 ء۔ 1451 ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔کتاب الاضاحی، باب من قال الاضاحی یوم النحر،ج٣١ ص١٠٢، المکتبۃ الشاملۃ ۔

(۸۲) ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (٧٠١ ھ/ ٧٧٤ ھ/ 1301 ء۔ 1373 ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔سورۃ النساء ، تحت الآیۃ ، ١٩٨ ج ١ ص ٥٥٥ ،بیروت،لبنان:دارطیبہ للنشر والتوزیع،الطبعۃ الثانیۃ، ١٤٢٠ ھ۔

(۸۳) سہسوانی ، محمد بشیر محدث سہسوانی (متوفی ١٣٢٦ ھ)۔ فتاویٰ علماء حدیث ۔ ج ١٣ / ص ١٧٨، لاہور ، باکستان : فاروقی کتب خانہ ۔

(۸٤) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی الظاھری(٣٨٣ ھ۔ ٤٥٦ ھ/ 993 ء۔ 1064 ء)۔ المحلی۔ کتاب الاضاحی ، باب : والتضحیۃ جائزۃ ،رقم : ٩٨٢ ،ج٧ ص ٣٧٧ ، بیروت ، لبنان : دار الفکر۔

(۸٥) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔ ٨٥٢ ھ/1372ء۔1449 ء)۔ تہذیب التہذیب۔حرف العین المھملۃ، من اسمہ عبید اللہ مصغرا،رقم:٩٧ ج٧ ص ٤٧ ، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(۸٦) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (٧٧٣ ھ۔ ٨٥٢ ھ/ 1372 ء۔ 1449 ء)۔ تہذیب التہذیب ۔حرف العین المھملۃ ، من اسمہ عبید اللہ مصغرا، رقم : ٩٧ ج٧ ص ٤٧ ، بیروت ، لبنان :دار الفکر، الطبعۃ الاولی ١٤٠٤ ھ۔

(۸۷) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ ھ/ ٢٥٦ ھ/ 810 ء۔ 870 ء)۔ الصحیح۔کتاب البیوع،باب:

تفسیر المشبهات، تحۃ الباب بعدر قم:١٩٤٦ ج ٢ ، ص ٧٢٣ ، بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ ، الطبعۃ الثالثۃ : ١٤٠٧ ھ

(٨٨) مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (٢٠٦ ھ / ٢٦١ ھ / 821 ء-875 ء)۔الصحیح۔مقدمۃ الامام المسلم، باب: تغلیظ الکذب علی رسول اللہؐ، رقم:١ ، ج ١ ص ٩ ، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی۔

(٨٩) یعنی جب یکم ذی الحجّہ کے چاند میں شک ہو گا تو دس ذی الحجہ میں بھی شک ہوگا ۔

(٩٠) نظام الدین بلخی ، وجماعۃ العلماء(١٠٢٨ ھ / ١١١٨ ھ)۔ الفتاوی الھندیۃ المعروف عالمکیریۃ ۔ کتاب الاضحیۃ ، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ ، ج ٤٢ ص ٢٤٩ ، کوئٹہ ، باکستان ، المکتبۃ الرشیدیۃ + المکتبۃ الشاملۃ ۔